

# عذابِ قبر سے نجات

(قرآنی دُعا میں اور روحانی وظائف)

ملکِ اختر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغفلہ رو۔ حیدرآباد

Rs. 8

دُفن کے بعد تہرہ پڑھنا ۱۰: مسح یہ ہے کہ اُن کے بعد تہرہ سونا  
بڑا کا اہل و آخر پڑھیں۔ اے اللہ سے قتلِ حیاتِ ائمہ  
الْمُسْلِمِينَ سے شتم سہرے تک پڑھیں۔ (بہارِ فریاد)

۱۱: دُفن کے بعد قبر کے پاس اپنی ایک طرف قبر پر مسح یہ یعنی بائیں  
دائیں کر کے گھٹکے کشید کر دیا جائے کہ اُن کے دہنے سے صحت کو آتش ہوگا۔  
دعا، استغفار کر لیں اور یہ دعا کر لیں کہ مگر، مگر کے حالات کے حجابات میں  
جہتِ قدیم ہے۔ (بہارِ شریعت)

۱۲: قبر پر آئی پڑھنے کے لئے عطا مقرر کر دیا جائے۔ (اورعہ) یعنی  
ہب کہ پڑھنے والے اہل بیت پڑھتے ہیں۔ (بہارِ شریعت)

۱۳: جب لوگ دُفن کر کے لوٹے ہیں مرد و ان کے چوٹوں کی آواز سنتے ہیں مرد  
اکبر قبر میں دُفن نہ لیا جائے تو جہاں پڑا ہو گیا پھینک دیا گیا خوش گئی ہو ان  
سے وہیں دُفن ہوگا اور وہیں عذاب و آب ہوگا پڑے گا یہاں تک کہ شے ختم  
گیا ان سے شجر کے پتے میں سوال ہوگا اور عذاب و آب نہ ہوگی وہیں ہوگا۔  
قبر کے عذاب و آب کا مگر گواہ ہے۔

سوال مگر دیکھئے: مرے کے بعد اگر اُن لیا جائے تو قبر میں۔ دُفن مال

میں ہومرے کے پاس اور شے آتے ہیں ایک کو مگر اور دوسرے کو گھیر گئے  
ہیں اور دوسرے سے یہ سچے سوال کرتے ہیں۔

۱- مَلَأَ زَيْفًا قَبْرًا کون ہے؟ ۲- مَا يَنْفَعُ تَحْرِيدَ بَنِي كَيْسٍ؟

۳- مَا كُنْتُ تَلَوُّنَ هَذَا الْقُرْآنِ لِيَصْرَفَ عَنْكَ رَدِّهِ مِنْ كَيْسٍ قَدِ

خرد ہو کر مسلمان ہے تو چلے سوال کا جواب: اے گا دینِ اللہ محمد و آباء

سے اور دوسرے کا دِلِیْسِ الْاِسْلَام سے اور بنی اسام سے اور دوسرے سوال کا

جواب: اے گا عَزَّ وَجَلَّ اللہ ﷻ را اللہ کے رسول ہیں اللہ کی طرف سے

ان پر رحمت نازل ہو اور سلام۔ اب آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ میرے

بھٹے نے سچ کہا اس لئے گئے جنت کا چھوٹا چھوٹا اور جنت کا بڑا چھوٹا اور

جنت کا بڑا چھوٹا اور۔ اب جنت کی فطرتی ہوا اور خوشبو آتی رہے گی اور

جہاں تک گلاب پھیلے گی وہاں تک قبر پر پڑی کشادہ اور دُفن کر دی جائے گی اور

قریشے نہیں گے سو جائیں دُفن ہو جائے۔ یہ کچھ یہ بڑے مسلمانوں کے لئے

ہوگا۔ گناہگاروں کو ان کے گناہ کے لائق ایک زمانہ تک عذاب ہوگا۔

۴: انگوٹھی کی شکل میں (impression) سے یہ سوال دُفن دُعا کے عطا مقرر  
سے یا محض اللہ کی مہربانی سے یہ عذاب اُٹھ جائے گا اور جہنم ہی جہنم ہوگا۔

۵: قارون کی قبر پر وہ سب سوالات کے جواب میں کہے گا کہ هَلْ هَسَا  
لَا تَلَوُّ الْقُرْآنَ لِيَصْرَفَ عَنْكَ رَدِّهِ مِنْ كَيْسٍ قَدِ خَرَدَ  
قَبْرًا کون ہے؟ اور جنت کا بڑا چھوٹا اور جنت کا بڑا چھوٹا اور  
جنت کا بڑا چھوٹا اور۔ اب جنت کی فطرتی ہوا اور خوشبو آتی رہے گی اور  
جہاں تک گلاب پھیلے گی وہاں تک قبر پر پڑی کشادہ اور دُفن کر دی جائے گی اور  
قریشے نہیں گے سو جائیں دُفن ہو جائے۔ یہ کچھ یہ بڑے مسلمانوں کے لئے  
ہوگا۔ گناہگاروں کو ان کے گناہ کے لائق ایک زمانہ تک عذاب ہوگا۔

۶: انگوٹھی کی شکل میں (impression) سے یہ سوال دُفن دُعا کے عطا مقرر  
سے یا محض اللہ کی مہربانی سے یہ عذاب اُٹھ جائے گا اور جہنم ہی جہنم ہوگا۔

۷: قارون کی قبر پر وہ سب سوالات کے جواب میں کہے گا کہ هَلْ هَسَا  
لَا تَلَوُّ الْقُرْآنَ لِيَصْرَفَ عَنْكَ رَدِّهِ مِنْ كَيْسٍ قَدِ خَرَدَ

قَبْرًا کون ہے؟ اور جنت کا بڑا چھوٹا اور جنت کا بڑا چھوٹا اور  
جنت کا بڑا چھوٹا اور۔ اب جنت کی فطرتی ہوا اور خوشبو آتی رہے گی اور  
جہاں تک گلاب پھیلے گی وہاں تک قبر پر پڑی کشادہ اور دُفن کر دی جائے گی اور  
قریشے نہیں گے سو جائیں دُفن ہو جائے۔ یہ کچھ یہ بڑے مسلمانوں کے لئے  
ہوگا۔ گناہگاروں کو ان کے گناہ کے لائق ایک زمانہ تک عذاب ہوگا۔

۸: انگوٹھی کی شکل میں (impression) سے یہ سوال دُفن دُعا کے عطا مقرر  
سے یا محض اللہ کی مہربانی سے یہ عذاب اُٹھ جائے گا اور جہنم ہی جہنم ہوگا۔

۹: قارون کی قبر پر وہ سب سوالات کے جواب میں کہے گا کہ هَلْ هَسَا  
لَا تَلَوُّ الْقُرْآنَ لِيَصْرَفَ عَنْكَ رَدِّهِ مِنْ كَيْسٍ قَدِ خَرَدَ

قَبْرًا کون ہے؟ اور جنت کا بڑا چھوٹا اور جنت کا بڑا چھوٹا اور  
جنت کا بڑا چھوٹا اور۔ اب جنت کی فطرتی ہوا اور خوشبو آتی رہے گی اور  
جہاں تک گلاب پھیلے گی وہاں تک قبر پر پڑی کشادہ اور دُفن کر دی جائے گی اور  
قریشے نہیں گے سو جائیں دُفن ہو جائے۔ یہ کچھ یہ بڑے مسلمانوں کے لئے  
ہوگا۔ گناہگاروں کو ان کے گناہ کے لائق ایک زمانہ تک عذاب ہوگا۔

۱۰: انگوٹھی کی شکل میں (impression) سے یہ سوال دُفن دُعا کے عطا مقرر  
سے یا محض اللہ کی مہربانی سے یہ عذاب اُٹھ جائے گا اور جہنم ہی جہنم ہوگا۔

۱۱: قارون کی قبر پر وہ سب سوالات کے جواب میں کہے گا کہ هَلْ هَسَا  
لَا تَلَوُّ الْقُرْآنَ لِيَصْرَفَ عَنْكَ رَدِّهِ مِنْ كَيْسٍ قَدِ خَرَدَ

قَبْرًا کون ہے؟ اور جنت کا بڑا چھوٹا اور جنت کا بڑا چھوٹا اور  
جنت کا بڑا چھوٹا اور۔ اب جنت کی فطرتی ہوا اور خوشبو آتی رہے گی اور  
جہاں تک گلاب پھیلے گی وہاں تک قبر پر پڑی کشادہ اور دُفن کر دی جائے گی اور  
قریشے نہیں گے سو جائیں دُفن ہو جائے۔ یہ کچھ یہ بڑے مسلمانوں کے لئے  
ہوگا۔ گناہگاروں کو ان کے گناہ کے لائق ایک زمانہ تک عذاب ہوگا۔

اَلَيْسَ لَآءُ وَيَقْلُاُ عَمَلُهُ قَلِيْلًا كُنْ كَيْفَ سَوَاءٌ قَرَّبَ مِنْ كَيْفَ جَاءَ مِنْ كَيْفَ  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے عبادوں کو ایک ٹوکوں سے اور بہت دن کرو  
 کیونکہ غمزدہ ہو گئی ہے چاندی سے اس طرف تکلیف ہوئی ہے جس طرح لڑو کو  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میت کو اس کی قبر میں رکھو یا چاہا جائے تو  
 اس کے اعمال سالن ان کو چھپتے ہیں اب اگر عذاب اس کے سر کی طرف  
 سے آتا ہے تو عذاب قوت میں آتا ہے چنانچہ ہے اور اگر چوں کی طرف سے آتا  
 ہے تو اس کا نماز میں غمزدہ (نام) چلتا ہے اور اگر باقی کی طرف سے آتا ہے تو  
 باقی کہتا ہے کہ بخدا چاہیں صدق کے لئے کھولا تھا اور اے اے اس لئے  
 تھو کو کوئی راہ نہیں اگر نہ کی طرف سے آتا ہے تو اس کا ذکر اور دور دور رکھا  
 آئے آج ہے اس طرح نماز اور میرا ایک طرف رکھا رہتا ہے کہ اگر کوئی کسی رو  
 جاتے تو بڑی کرے۔ غرض کہ اس کے قیام میں اس سے عذاب کو اس  
 طرح دینے کی گئی ہے جس طرح کو کوئی غمزدہ اپنے اہل اہل سے سمیت اور  
 کرتا ہے۔ اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ خدا تھو کو بڑا کرے اے بوجھا  
 کیونکہ یہ ساری بات ہی اچھی ہے۔ (شرح الصدور)  
 رُوحِ قُدُّسِ ہوئی : ہر سال کے بعد رُوحِ قُدُّسِ دوسرے دن

میں ہر پیر انھیں ہوتی بلکہ قیامت آئے تک ہزار سال میں رہتی ہے یہ خیال کہ  
 رُوحِ آدمی دوسرے دن میں چلی جاتی ہے چاہے آدمی کا بدن ہو یا جانور کا یا پک  
 یا کوئی چمکا ہے اس کا خاکہ ہے۔ سموت یہ ہے کہ رُوحِ بدن سے نکل  
 جاتے لیکن نکل کر رُوحِ میت نہیں جاتی بلکہ عالم ہزار سال میں رہتی ہے اور ایمان  
 و عمل کے اعتبار سے ہر ایک رُوح کے لئے الگ جگہ مقرر ہے۔ قیامت آنے  
 تک وہ ہیں رہے گی کسی نیا جگہ میں کے چھپے رہے اور کسی کی اہل ظلم میں اور کسی  
 کی جاو زحوم شریفہ کبھی کی آسمان و زمین کے درمیان اور بعض کی قبر کے  
 پاس۔ کافر دن کی رُوح قید رہتی ہے۔ رُوحِ مرتی اپنی جائز نہیں ہوتی بلکہ  
 باقی رہتی ہے اور جس مال میں بھی ہو اور جہاں کہیں بھی ہو رُوح کا شخص اپنے  
 جسم سے رہتا ہے بدن کی تکلیف سے رُوح کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور بدن کے  
 آرام سے رُوح کو بھی آرام ہوتا ہے کوئی قبر پر آئے اسے دیکھتی چلی جاتی ہے  
 اور اس کی پست یعنی ہے اور مسلمان کی نسبت تو حدیث شریفہ میں آتا ہے کہ  
 جب مسلمان مر جائے تو اس کی رُوح کو مل دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔  
 حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رُوح کے لئے کوئی  
 جگہ اور یا کوئی جگہ نہیں بلکہ سب جگہ برابر ہے۔ مرد و کلام بھی کرتا ہے اس کی

ہوئی ہو وہ ان اور انسان کے سوا اشیاء و جمادات میں نہیں ہیں۔ قبر میں جو کچھ عذاب  
 و ثواب ہوتا ہے کیا جاتا ہے اور جو کچھ اس پر لگاتی ہے وہ سب چیزیں مرد و کو معلوم  
 ہوتی ہیں لہذا لوگوں کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ جیسے سوتا ہوا آدمی خواب میں آرام  
 و تکلیف اور جسم کے منظر سے کچھ دیکھتا ہے لہذا ہم بھی جانتے ہیں کہ عذاب بھی اشیاء  
 ہے مگر اس کے پاس نہیں جاتا ہوا آدمی ان سب باتوں سے بے خبر رہتا ہے۔  
 : رُوح کے بعد قبر پر رہتا ہوا ہوتی ہے جس میں اس طرح بھیجے ماس پہنے گا اور  
 کافر کو اس طرح کہ اس کی جلیاں اور جو جاتی ہیں۔  
 : قبر پر بیٹھا ہوا چن یا عذاب ہے کہ حرام ہے۔ (ابو داؤد شریف)  
 : قبر میں آرام و تکلیف کا وہ حق ہے اور یہ عذاب و ثواب بدن و رُوح دونوں  
 پر ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم کے تمام حصوں کو مل کر دے گا یہی پیرا ہم بنائے  
 گا اور رُوح اسی جسم میں داخل ہو کر قیامت کے میدان (Ground of Gathering) میں آئے گی اسی کا نام ہے۔  
 عذاب قبر کا بیان : عذاب قبر حقیقی ہے۔ جس طرح مومنین و صالحین کو قبر  
 میں آرام ملتا ہے اور غنی کے ساتھ قیامت تک رہتا ہوتا ہے اسی طرح کافر اور  
 بدکاروں کو رُوح کا بدن کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

حضرت ﷺ کا فرماتے تھے کہ اَلْقُلُوبُ اَشْفَقُ اَلْقُلُوبِ اَشْفَقُ اَشْفَقُ اَشْفَقُ اَشْفَقُ اَشْفَقُ  
 اے اللہ! میں میری بنو مانگتا ہوں عذابِ قبر سے (بخاری)  
 سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس گزرے ہوتے تو اس قدر  
 روتے کہ اگر اچھی مبارک تر ہو جاتی تھی۔ سوال کیا کیا آپ اپنے دور رس کا  
 حکم کر کے نہیں روتے اور فرمادے کہ اس قدر روتے ہیں۔ سیدنا عثمان  
 رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ قبر آخرت کی  
 حوروں میں سے پہلی حور ہے اس حور سے قیامت پائی تو اس کے بعد کی  
 حوریں الی الی یہاں وہ آسمان ہیں اور اگر ان سے قیامت نہ پائی تو اس کے بعد  
 کی حوریں اس سے زیادہ غصہ ہیں۔ (ترمذی)  
 حضرت ﷺ کا تذکرہ ان مشرکین کے قبرستان کی طرف سے ہوا۔ آپ جس پل پر  
 پر سوار تھے وہ چلے (شقی کرنے) لگا۔ اس وقت حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان  
 لوگوں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے اگر تمہارے علم چاہے گا فطر وہ ہوتا تو میں دعا  
 کرتا کہ یہ عذاب تم کو نہ لپکا جائے (آپ کی ہوا کے لئے عالم ہزار سال میں ہونے  
 والے عذاب کو نہ لپکا جائے اور بد کے لگی انسان اگر عذاب قبر کا مال انھیں  
 سے کچھ نہیں لے گا تو اس سے نہیں لے گا تو ہے ہوش ہو جائیں گے۔ حضرت ﷺ نے

۔ دیکھا کر بڑے دالے کو کھانک سے غار میں ڈالا جاتے تھا۔

- سو (خود کو خون کی مہر میں) ادا کر دے گا۔

معلوم ہوا۔ جھوٹ کی خبر اپنے محل عالم کی حجاز انکار اور سوسائٹی کا مذاق۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تمام کلمہ ہوں سے محفوظ رکھے۔ آمین عجاہ سہا المرسلین

غلاب قبر و کھائی تہو نے کی حکمتیں : انسان اور نبات کو طرب  
 قرا کھائی میں دیا اور کائنات میں ان کے سمجھنے والوں کے لئے چھانچا رکھی  
 اور ان کی تہو نے کھائی دینے : ان میں بہت سی حکمت ہے انسان اور نبات  
 کو کامیاب کرنے کے واسطے ہے کہ ان کو طرب قیر رکھا جائے تاکہ ان  
 کے قیروں کی تہو نے کھائی اور ان کی تہو نے کھائی کے لئے ان کو ایک عمل  
 کرنے لگیں : ان کے طرب قیر کی یہاں ایمان کا قیام مقصد ہے کہ صرف حضور  
 ہی کریم ﷺ کی بات سن کر ایمان لیں۔ حضور ﷺ کے ارشادات کو بغیر بحث  
 اور تہذیب دہش و جیش کے بغیر تسلیم کرنا ایمان ہے۔ ایمان کہنے میں  
 التصدیق بھاء اللہ شیعہ : ولی کی سچی کہتا سحر ہی کرنا ایمان کی  
 عمل و ایات کو ماننا ہے ایمان ہے۔ گو یا ایمان کا اولین مرحلہ ہی کی تصدیق

بخاری شریف کی ایک طرح کی روایت میں رسول اللہ ﷺ کا ایک خواب روایت کیا ہے جس میں حاضرین و غائبانہ خاص خاص مذاہب کا ذکر ہے۔

۔ میرے بعض جس کی جبر میں بائیں جہاں میں ملے رہا ہوتا تھا جس اس شخص کے  
 طے کر کے کہ جیتی سے کوئی تک چر سے چارے تھے اس جھوٹے کے ساتھ یہ  
 مودہ قیامت تک ہونے کا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کھس کو مل کر ان کا جلا کر  
 تھوڑے رات کو اس سے تعلق کو سنا رہا تھا اور ان کو اس پر مل گئی کہ قاتل  
 قیامت تک اس کا سر پہنچا رہا ہے گا۔

ہے۔ حیرات موقعہ جافا ہی ایمان ہے ﴿اِنَّ الدِّينَ يَمُشُّوْرُ زُهْنَهُم بِالْعِلْقِبِ  
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾ بتوڑا لوگا اپنے رب سے تن کیسے کرتے ہیں  
ان کے لئے مغفرت سے اور پڑا ہے۔

اگر روزِ شنبہ جسے اور بلائے کے حالات آنکھوں سے دکھائے جائیں تو  
یہ ایمان والے عجب نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں آنکھوں سے دیکھنے کو نہ ہے  
ایمان والے عجب نہیں ہے ایسی ہی سے مرے وقت ایمان والے عجب نہیں ہے  
کیونکہ اس وقت عذاب کے فرشتے طرہ جات ہیں ﴿وَلَقَدْ يَكْفُلُهُمْ﴾  
﴿لَقَدْ أَوَّاهُمْ﴾ (سورۃ النحل: ۸۵)

تو یہ ہوا ان کا ایمان کہ انھیں قہر و عذاب پہنچا لے (یہیں انکو الکا ایمان اور نفع ملے گا  
(ہو) جب انھیں لے لے گا اے عذاب تو دیکھ لیا۔

ہب قیمت کو اٹھ کرے ہوں گے اور پھر ہفتہ وار مع آٹھ سے آٹھ لیں گے۔ سب ہی ایمان لے آتے تھے گے اور رسولوں کی باتوں کی تصدیق کر لیں گے۔ تو اس وقت ایمان اور تصدیق مہجہ نہیں تھی۔

حضور ﷺ سے آگاہ کر میری اُمت قبر میں کٹاؤ صیتِ داعی ہوگی اور جب لگے گی تو بے گناہ ہوگی یہ کفر و منافقین کی ڈھانچا ہے۔ (طبرانی)

[illegible]

میں نے غلبہ الایمان میں اپنے عوامی ائمہ سے دعا کی کہ وہ اس کی طرف سے حج  
کے فرائض کو جس سے اچھے دلائل کی دعا کے لئے ہر ان کی طرف سے حج  
کیا تو اہل علم کی اگے سے دعا کرو کہ ان کی طرف سے حج  
کے لئے ان کو دعا دے کہ حج کے فرائض کے سب سے اچھے دلائل کی دعا  
کے لئے دعا دے کہ حج کے فرائض کے لئے دعا دے۔

عذابِ قمر سے بچنے کی چاروں باتیں :

وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ حَسَنَةٌ وَفِي الْأَرْضِ حَسَنَةٌ وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ حَسَنَةٌ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْعَنَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ





